احرام

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے..

احرام کا مطلب یہ ہے کہ: حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کسی بھی وقت میں ہوسکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

حج یا عمرہ کے ارکان؛ میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں،

پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہیئے کہ سب سے پہلے غسل کرلے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کرلے، اگر غسل نہ کرسکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف ستھرے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کیئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کرلے:

عمرہ کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

حج تمتع کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا اِلَى الْحَجِّ۔

حج قران کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًا۔

اور حج افراد کرنے والا
لَبَّيْكَ حَجًا۔

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کردیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کردیا۔

اگر وہ بحری یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کردیتے ہیں تا کہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کرلیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔
اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہوجائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہوگیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔

احرام سے پہلے

آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، مونچھ کے بال کم کرنا، زیر ناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔

☆ ہو سکے تو غسل کر لے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتی کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

مرد تمام سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

احرام کی کوئی خاص نماز نہیں ہے

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوڑھنی اوڑھ لے تاکہ غیر مُحَرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کر لے۔ نیت کے بعد وہ مُحرِم ہو جاتا ہے گرچہ وہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کرلے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تحیۃ الوضوء کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کر لے اور اگر نیت کے ساتھ: "لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ"(یعنی میں فلاں شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

مَحظُورات احرام

میقات سے احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے پر درج ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

- بال یا ناخن نکالنا، ہاں اگر بغیر قصد وارادہ کے گر جائیں، یا بھول کر یا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر کچھ بال نکال دے، یا ناخن تراش لے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

- مُحرم کے لئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

- مسلمان مُحرِم (ہر جگہ) اور غیر مُحرِم (جب وہ حدودِ حرم میں ہو تو) ہر دونوں کے لئے خشکی کا شکار کرنا، یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا، سب حرام ہے۔

- مسلمان چاہے مُحرِم ہو یا غیر مُحرِم ہر دونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑ اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خودرو ہیں ان کو اکھاڑنا؛ حرام ہے، اسی طرح حدود حرم میں شکار کرنا مُحرِم اور غیر مُحرِم دونوں کے لئے حرام ہے۔

- مسلمان چاہے مُحرِم ہو یا غیر مُحرِم ہر دونوں حالتوں میں حدود حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔

مَحظُوراتِ احرام

- منگنی کرنا یا عقدِ نکاح کرنا، خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے، جماع کرنا، یا عورتوں سے مباشرت کرنا (سب حرام ہیں) عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مُحرِم نہ خود نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے اور نہ منگنی کرے" (مسلم)۔

- عورت حالتِ احرام میں دستانے نہ پہنے، اور اپنے چہرے کو نقاب یا برقعہ سے نہ چھپائے، البتہ اجنبی مرد کی موجودگی میں اپنے چہرے کو اوڑھنی وغیرہ سے چھپانا واجب ہے، جس طرح دیگر حالات میں واجب ہے۔
- مُحرِم کو احرام سے اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی چیزوں سے جو سر کو لگ جائیں مثلاً: ٹوپی، شماغ، غترہ، عمامہ، اگر بھول کر یا انجانے میں ڈھانپ لے تو یاد آنے کے بعد یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو نکال دے، اس طرح اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں ہے۔
- اسی طرح مُحرِم کو پورے بدن پر یا بدن کے کچھ حصہ پر سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، مثلاً: جبہ، قمیص، ٹوپی، پاجامہ، اور موزے پہننا۔ ہاں اگر کھلا کپڑا نہ پائے تو پاجامہ پہننا جائز ہے، اور جو شخص جوتا نہ پائے اس کو موزے پہننا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مُحرم کے لئے جائز ہے

- گھڑی اور ہیڈفون پہننا۔
- انگوٹھی اور چپل پہننا۔
- چشمہ، بلٹ، اور کمر بند پہننا۔
- چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے، اسی طرح سر پر سامان یا بستر اٹھانا جائز ہے۔

- زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے، اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، انکو دھونا جائز ہے، اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال

- گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

- اگر مُحرِم بھول کر یا انجانے میں اپنے سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔

عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

توفوراً غسل کرلے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جا سکتا ہے،

اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کو داہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوج اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ غلط ہے اور اس میں ایذاء رسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹھہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر،

استغفار، دعایا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر

ہوتو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں، اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہیئے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر (اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

سورة البقرة

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے،

ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکر وں میں رمل کرے یعنی صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔

حجرِ اسود

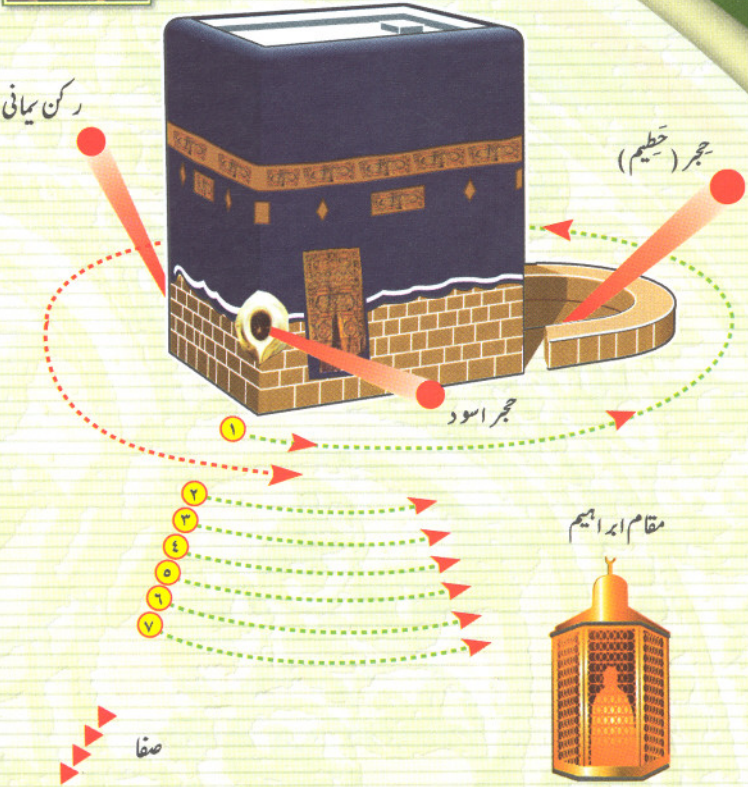

ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

طواف کے دوران چند ملاحظات

- دورانِ طواف حِجر کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حِجر کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حِجر کعبہ میں داخل ہے۔

- کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا..

یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

- دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

١ داہنے کندھے کو ڈھانپ لے۔

٢ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الكَافِرُونَ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

سُورَةُ الإخلَاصِ

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرہ کی سعی

طواف ختم ہوجانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکرادا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہوجائے تو اس طرح کہے اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ـ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ـ

یہ دعا تین بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،

دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے ۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل وعیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔

مروہ

جب مروہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

- لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مروہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکر پورے کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔

- اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا۔ اللہ نہ کرے۔ کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیر (کرسی) پر مکمل کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

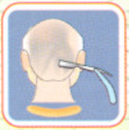

حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ..

- طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے..

سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے..

- سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے سر کے بال منڈوائے یا کٹنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کٹنگ پورے بالوں کی ہونی چاہئے۔

- اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کرلے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

سعی صفا سے شروع ہوتی ہے اور مروہ پر ختم ہوتی ہے

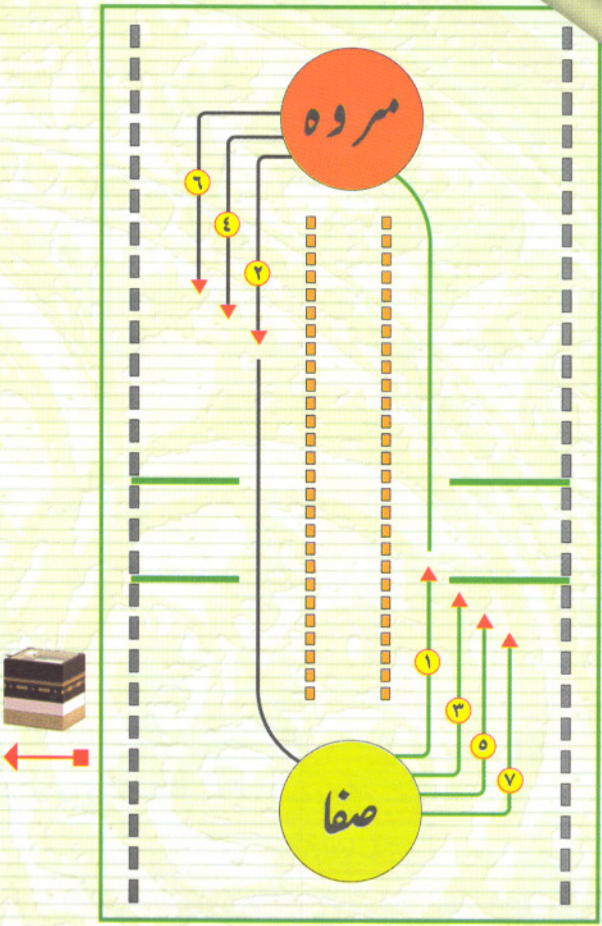

دو ہری لائٹوں کے درمیان تیز چلنا

دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اَفْضَلُ مَاقُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

ترجمہ: ''نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) ۔

ترجمہ: ''اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔ خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہیئے، خصوصا اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعاؤں کو ہر وقت زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہیئے، جامع ذکر اور دعاؤں کا انتخاب کرلیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
- الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔
- لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
- رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ (مومن:٦٠)

''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا رب باحیا، کریم اور سخی ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو خالی لوٹائیں''۔ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ''ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نواز ہی دیتا ہے: ا۔ یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول کرتا ہے، ۲۔ یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو ذخیرہ بنا کر دیتا ہے، ۳۔ یا پھر اس سے اسی جیسی ایک مصیبت کو ٹال دیتا ہے، لوگوں نے کہا تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، تو آپ نے فرمایا: اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے''۔

دعا کے بعض آداب

- اخلاص اور للٰہیت۔
- اللہ کی حمد وثناء بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اختتام بھی اللہ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعا میں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعا میں گڑگڑائیں اور قبولیت دعا میں جلدی نہ کریں۔
- دعا میں دل ودماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بدحالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔
- اپنے اہل، مال، اولاد اور اپنے آپ کو بددعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نہ اونچی ہو اور نہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا اعتراف کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لالچ طمع، ڈر اور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کر دیں۔
- دعا تین تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعا میں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کر لیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

مدینہ : نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَاتَشُدُّوْا الرِّحَالَ اِلَّااِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ :

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا

وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

(متفق علیہ) ۔

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔

مسجد نبوی کی زیارت حج کے شروط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلا دحرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جائے پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے..

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

- داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ،
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

- داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھولدے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

- مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد...سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الجنہ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب واحترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، اَللّٰهُمَّ آتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اُمَّتِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر کر ان کو بھی سلام کرے اور انکے لئے بھی رحمت و مغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت و مغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔

ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبوی کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

- ✗ حجرۂ نبی ﷺ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔
- ✗ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔
- ✓ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیئے۔

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں؛ جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداءاُحد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعا یہ ہے:

> السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ
> وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو باوضو ہو کر مسجد قباء جائے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کرلے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث سھل بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قباء آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر اُدھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔